واعظ الجمعہ

رسول اللہ ﷺ کی معاشرتی زندگی اور ہماری ذمہ داریاں

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورہ

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

دار اہل السنة

لتحقیق الکتب والطباعة والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: رسول اللہ ﷺ کی مُعاشرتی زندگی اور ہماری ذمّہ داریاں

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۱۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء

رسول اللہ ﷺ کی مُعاشرتی زندگی اور ہماری ذمّہ داریاں

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اندھیرے سے اُجالوں کا سفر

برادرانِ اسلام! سرورِ کائنات ﷺ جب اس دنیا میں تشریف لائے، تو ہر طرف جہالت کا گھٹاٹوپ اندھیرا تھا، پورا عرب اَخلاقی بحران کا شکار تھا، دنیائے انسانیت میں عجیب سا ہیجان برپا تھا، اَخلاقی اُصول کی سرِعام پامالی اور انسانیت کی تذلیل ایک معمولی بات سمجھی جاتی تھی، ایسے بدترین اور اَخلاقیات سے عاری مُعاشرے میں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے اپنے بلند اَخلاق اور اعمال کے ذریعے سیرت وکردار کی تعمیر کا درس دیا، اور اپنی مبارک ومقدّس ذات کو بطورِ نمونہ پیش فرمایا، بالآخر نبئ کریم ﷺ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے، اور ساری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح رسولِ کریم ﷺ نے اَخلاقی پستیوں میں گرے، باہمی رنجشوں کے سبب ٹکڑوں میں بٹے عربوں کو، نہ صرف پیکرِ اَخلاق بنایا، بلکہ انہیں وَحدت کی لَڑی میں پرَو کر ایک ایسی متحد مسلم قوم بنایا، جو دنیا پر

حکمرانی کرنے کے باوُجود اپنی اَخلاقی پاکیزگی، اِنفرادی آزادی، اور مُعاشرے میں توازُن قائم کرنے کے سبب ایک لمبے عرصہ تک انسانیت کی علمبردار ٹھہری!۔

رسول اللہ ﷺ کا بلند اَخلاق وکردار

عزیزانِ گرامی قدر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی مُعاشرتی زندگی کے بے شمار پہلو ہیں، جو شخص ان پہلوؤں کی گہرائی جاننے کی جتنی کوشش کرے گا، اُسی قدر وہ اُن کی شخصیت اور سیرت وکردار سے متاثِر ہوتا چلا جائے گا، حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ تاجدارِ رسالت ﷺ کے انتہائی قریبی صحابی اور وفادار خادِم ہیں، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت قریب سے دیکھا، اور دوجہاں کے تاجدار ﷺ کی سیرتِ مبارکہ کا بڑی گہرائی سے مُشاہدہ کیا، آپ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ «خَدَمْتُ النبيَّ ﷺ عَشَرَ سِنِيْنَ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَنَا غُلَامٌ، لَيْسَ كُلُّ أَمْرِيْ كَمَا يَشْتَهِيْ صَاحِبِيْ أَنْ يَكُوْنَ عَلَيْهِ، مَا قَالَ لِيْ فِيْهَا: "أُفٍّ" قَطُّ، وَمَا قَالَ لِيْ: "لِمَ فَعَلْتَ هذَا؟" أَمْ "أَلَّا فَعَلْتَ هذَا"»(۱) "میں نے مدینہ منوّرہ میں نبئ کریم ﷺ کی دس سال خدمت کی، اور میری کم عمری کے سبب ہر کام نبئ رحمت ﷺ کی مرضی کے مطابق نہیں ہوپاتا تھا، لیکن میرے کسی کام پر مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے، کبھی مجھے "اُف" تک نہیں کہا، اور نہ یہ فرمایا کہ "تم نے یہ کیوں کیا؟" یا "ایسے کیوں نہ کیا؟"۔

ایک اَور روایت میں حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ تاجدارِ رسالت ﷺ کے اَخلاقِ حسَنہ اور عاداتِ کریمہ سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: «لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاحِشاً، وَلَا لَعَّاناً، وَلَا سَبَّاباً»(۲) "رسول اللہ ﷺ نہ فحش گو تھے، نہ لعن طعن کرنے والے، اور نہ ہی گالی دینے والے تھے"۔

---

(۱) "سنن أبي داود" باب في الحلم وأخلاق النبي ﷺ، ر: ٤٧٧٤، صـ٦٧٦.
(۲) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٤٦، صـ١٠٥٦.

اللہ تعالی کی مخلوق سے رسولِ کریم ﷺ کس قدر پیار، شفقت اور مہربانی فرمایا کرتے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی، کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کیا گیا: یارسولَ اللہ! مشرکین کے لیے بددعا کیجیے! رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «إِنِّيْ لَمْ أُبْعَثْ لَعَّاناً، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً»[1] "میں بددعا کرنے والا نہیں بھیجا گیا، بلکہ میں تو (سراپا) رحمت بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں"۔

دُکھی انسانیت کی خدمت

حضراتِ گرامی قدر! مصطفی جانِ رحمت ﷺ ذکر واَذکار اور دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ، دُکھی انسانیت کی خدمت اور فلاح و بہبود کے اُمور میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے، اور اس سلسلے میں اپنے مقام ومرتبہ کے سبب کسی قسم کی عار محسوس نہیں فرماتے۔ نبئ پاک ﷺ کے ان معمولات کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیّدنا عبداللہ بن اَوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكْثِرُ الذِّكْرَ، وَيُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيُطِيْلُ الصَّلَاةَ، وَيُقَصِّرُ الْخُطْبَةَ، وَلَا يَأنَفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْـمِسْكِيْنِ، فَيَقْضِيَ لَه الْحَاجَةَ»[2] "رسول اللہ ﷺ بکثرت ذکرِ الٰہی کیا کرتے اور فُضول کلام سے اجتناب کرتے، نماز کو طویل اور خطبہ مختصر فرماتے، اور بیوہ و مساکین کی حاجت رَوائی کے لیے ان کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ فرماتے"۔

مخلوق کی حاجت رَوائی

حضرتِ سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مَروی ہے، ایک شخص حضور نبئ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے پاس آکر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ! لوگوں میں سے

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصِلة والأدب، ر: ٦٦١٣، صـ١١٣٤.

(٢) "سنن النَسائي" كتاب الجمعة، ر: ١٤١٠، الجزء٣، صـ١٠٨.

کون اللہ کو زیادہ پسند ہے؟ اور اعمال میں سے کونسا عمل اللہ تعالی کے ہاں زیادہ محبوب ہے؟ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا: «أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى الله تَعَالَى: أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ، وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى الله تَعَالَى: سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ، أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْناً، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعاً، وَلَأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخٍ فِي حَاجَةٍ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ -يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ- شَهْراً»(۱) "اللہ تعالی کے ہاں لوگوں میں زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ فائدہ پہنچائے، اور اللہ تعالی کو اعمال میں زیادہ محبوب عمل یہ ہے، کہ تم کسی مسلمان کو خوشی دو، یا اُس کی کسی پریشانی کو دُور کردو، یا اُس کا قرض چکادو، یا اُس کی بُھوک مِٹادو، اور میں کسی بھائی کی حاجت رَوائی کے لیے چلوں، یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں مسجدِ نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف کروں!"۔

حضراتِ محترم! لوگوں کی حاجت رَوائی، انسانی ہمدردی اور اچھے اَخلاق کی علامت ہے، ایک مہذّب مُعاشرے کا اچھا فرد ہونے کے ناطے، ہم پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوستوں کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں، اور مشکل وقت میں ان کے کام آئیں، اگر کوئی حاجت مند ہو تو اس کی حاجت رَوائی کریں، یا کسی کا کہیں کوئی کام پھنسا ہو تو اس کی سفارش کردیں۔

یقین جانیے! اگر ہم ان چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا شروع کردیں، اور ان پر عمل پیرا ہو جائیں، تو ہمارا سارا مُعاشرہ محبت، اُلفت اور خوشیوں کا گہوارہ بن جائے گا، جس کا فائدہ خود ہم سمیت مُعاشرے کے ہر فرد کو ہوگا، لیکن ایک مہذّب مُعاشرے کا مثالی فرد بننے کے لیے ضروری ہے، کہ ہم مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی

(۱) "المعجم الكبير" ر: ۱۳٦٤٦، ۱۲/ ۳٤٦، ۳٤۷.

مقدّس ذات کو اپنا رول ماڈل (Role Model) بنائیں، اور اُن کی سیرت، کردار اور مُعاشرتی زندگی کی پیروی کریں؛ کہ ہماری فلاح کا راز اِسی میں پنہاں ہے۔

اللہ ربّ العزّت ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾[1] "یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے"۔

سرورِ کائنات کی سماجی زندگی

حضراتِ گرامی قدر! انسانی مُعاشرے کی بہتر تشکیل، انسان کی اَخلاقی خوبیوں کی بنیاد پر ہوتی ہے، جو مصطفی جانِ رحمت ﷺ میں بدرجہ اتم موجود ہیں، سرورِ کائنات ﷺ کی مُعاشرتی زندگی ایک بہترین اور کامل انسان کی زندگی ہے، مُعاشرے کے کمزور افراد کی خبر گیری اور مدد، نبئ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیّبہ کی رَوشن مثالیں ہیں۔ حضور رحمتِ عالم ﷺ ہر سوالی کی حاجت رَوائی فرماتے، اور کسی کو اپنے دَر سے خالی ہاتھ نہ لَوٹاتے۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: «مَا سُئِلَ النبيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فقال: لَا»[2] "ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبئ کریم ﷺ سے کسی نے کچھ مانگا ہو، اور آپ ﷺ نے جواب میں "نہ" ارشاد فرمایا ہو"۔

سرکارِ دوعالَم کا دستِ جُود وسخا

حضرت سیّدنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «فَجاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ غَنَماً بَيْنَ جبَلَيْنِ، فَرَجعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْم أَسْلِمُوْا؛ فَإِنَّ مُحَمَّداً ﷺ يُعْطِي عطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَاقَةَ»[3] "ایک شخص مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے

---

(١) پ٢١، الأحزاب: ٢١.

(٢) "صحيح البخاري" كتاب الأدب، ر: ٦٠٣٤، صـ١٠٥٤.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب الفضائل، باب في سخائه ﷺ، ر: ٦٠٢٠، صـ١٠٢١.

حضور حاضر ہوا، تو دو جہاں کے سردار ﷺ کے دستِ جُود و سخا نے اُس کو اتنی بکریاں عطا فرمائیں جن سے دو پہاڑوں کے درمیان کی وسیع وادی بھر گئی، وہ لَوٹ کر جب اپنی قوم کے پاس پہنچا تو ان سے کہنے لگا کہ "اے میری قوم! اسلام قبول کرلو؛ کیونکہ محمد ﷺ جب کسی کو کچھ عطا فرماتے ہیں، تو پھر اسے فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں رہتا!"۔

رسول اللہ کا عفو و درگزر

عزیزانِ ملّتِ اسلامیہ! مصطفی جانِ رحمت ﷺ کی مُعاشرتی زندگی کا ایک حسین پہلو، آپ کا عفو و درگزر بھی ہے، کفّار و مشرکین نے تبلیغِ اسلام کے مقدّس جُرم کی پاداش میں، نبیٔ رحمت ﷺ کو بڑی تکلیفیں پہنچائیں، لیکن قدرت رکھنے کے باوُجود رحمتِ عالمیان ﷺ نے ان سے کسی قسم کا کوئی بدلہ نہ لیا، ان کے حق میں بددعا تک نہ فرمائی، بلکہ عفو و درگزر سے کام لیتے ہوئے انہیں مُعاف فرمادیا۔

فتحِ مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کے سامنے کفّار کے اُن شکست خوردہ، اور نامی گرامی سرداروں کو پیش کیا گیا، جنھوں نے اسلام کو مٹانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی، سرورِ کونین ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات بکے تھے، سرکارِ اَبد قرار ﷺ کو پتھر مار مار کر لہولہان کیا تھا، تاجدارِ کائنات ﷺ کی جان لینے کی ناپاک سازشیں کی تھیں، مدنی آقا ﷺ کی راہ میں کانٹے بچھائے تھے، سرکارِ دوعالم ﷺ کے پیارے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر ہر طرح کا ظلم و ستم کیا تھا، انہیں تپتی ریت اور دہکتے کوئلوں پر لِٹایا تھا، آگ سے اُن کے مبارک اور نازُک اَجسام کو داغا تھا، رسولِ کریم ﷺ کے پیارے چچا سیّد الشہداء حضرت سیّدُنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلیجے کو کچا چبایا تھا، یہ سارے مجرِم مصطفی کریم ﷺ کے سامنے حاضر ہیں، ہزاروں جاں نثار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تلواریں اُن کے سر قلم کرنے کے لیے صرف ایک اشارۂ اَبرُو

کے منتظر ہیں، انتقام اور بدلہ لینے پر پوری قدرت کے باوُجود، مصطفی جان رحمت ﷺ نے عام مُعافی کا اعلان فرما کر حُسنِ مُعاشرت کی ایسی عظیم اور عالمگیر مثال قائم فرمادی، کہ رہتی دنیا تک اس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی!! صرف یہی نہیں بلکہ بلند اَخلاق اور سیرت وکردار کی ایسی جیتی جاگتی، دائمی وعالمگیر مثال قائم فرمائی، کہ آسمانِ دنیا کو اب دوبارہ کبھی دیکھنے کو نہیں ملے گی!!۔

سرورِ کائنات کی انسانی ہمدردی

حضراتِ محترم! آج ہمارے مُعاشرے کو جن چیلنجز (Challenges) کا سامنا ہے، اور اِفراط وتفریط کی جن پریشانیوں سے ہم دوچار ہیں، اگر مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے مبارک اُسوۂ حسنہ (Exemplary character) اور حیاتِ طیّبہ سے رَوشنی لی جائے، تو بلا خَوف وتردُد یہ بات کہی جاسکتی ہے، کہ محُسنِ انسانیت ﷺ کی مُعاشرتی زندگی میں، اُن تمام چیلنجز (Challenges) اور مسائل کا حل موجود ہے۔ آج حق تلفی، مفاد پرستی اور خود غرضی کا دَور دَورہ ہے، ہر شخص اپنے مَفادات کا تحفُظ کر رہا ہے، لیکن قربان جائیے مصطفی جانِ رحمت ﷺ پر! کہ جنہیں فکر لاحق ہے تو انسانیت کی، انسانی ہمدردی اور فلاح وبہبود میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے فرامین مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں! حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، دوجہاں کے سردار ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ»[1] "تم میں کوئی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے!"۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ١٣، صـ٥.

مُعاشرتی بُرائیوں کا سدِّباب اور ہماری ذمّہ داری

حضراتِ گرامی قدر! ایک وقت وہ تھا جب سرورِ کائنات ﷺ کی سیرت وکردار سے متاثِر ہوکر، کفر وضلالت کے بادَل چھٹے، چہار سُو توحید کا نُور پھیلا، جس کے نتیجے میں مدینۃُ الرسول میں ایک مثالی مُعاشرہ تشکیل پایا، اس کی بے شمار امتیازی خصوصیات اور کمالات نے ساری دنیا کو متاثِر کیا، اور اسلام بلادِ عرب سے نکل کر پوری دنیا میں پھیلتا چلا گیا، صدیوں بعد گردشِ زمانہ اور مسلمانوں کی دِین سے دُوری و بے راہ رَوی کے سبب، اس مثالی مُعاشرے کی خصوصیات میں کمی واقع ہوتی گئی، اور آج حال یہ ہے کہ اَخلاقی طَور پر ہمارا دیوالیہ نکل چکا ہے! گناہوں کی بہتات نے تباہی کے دہانے پہ لاکھڑا کیا ہے، فحاشی وعُریانیت ہمارے مُعاشرے میں سرایت کرچکی ہے، اور آج ہماری اَخلاقی بدحالی کا یہ عالم ہے کہ ہم مسلمانوں میں اِیثار وقربانی، ہمدردی اور خدمتِ خَلق کا جذبہ مفقود ہوتا جارہا ہے، ہمارے مُعاشرے میں جھوٹ، غیبت، بے حیائی اور سُود خوری کی لعنت عام ہوتی جارہی ہے، ہماری نسلِ نَو بے راہ رَوی کا شکار ہوچکی ہے، نشہ آوَر اشیاء سرِ عام فروخت ہو رہی ہیں، زِنا کاری، چوری چکاری کی وارداتیں اب معمول کی بات لگتی ہیں، ہماری زبُوں حالی اس قدر بڑھ چکی کہ کوئی بُرائی کو چھوڑنا تو در کنار، اسے برائی سمجھنے کے لیے بھی تیار نہیں، بحیثیتِ قوم ہم تباہ وبرباد ہو چکے ہیں، اور ہماری عزّت، ذِلّت ورُسوائی میں تبدیل ہوچکی ہے، دین کی حقیقی تعلیمات اور مصطفی جانِ رحمت ﷺ کے اُسوۂ حَسَنہ پر عمل پیرا ہونے کے بجائے ہم بے جا رَسم ورَواج کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں، ہماری نوجوان نسل اسلامی تہذیب وتمدُّن اور اَخلاقی صفات سے عاری اور نابلد ہے!۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمارے مُعاشرے میں پنپنے والی یہ وہ برائیاں ہیں جن کے سبب ہماری قوم، سماجی، مُعاشرتی اور اقتصادی اعتبار سے انتہائی کمزور ہوچکی ہے، ایسی دِگرگوں حالت میں ہمیں چاہیے کہ اسلام کی ترویج واِشاعت اور ایک صالح مُعاشرے کی تشکیل کے لیے اپنا مثبت کردار ادا کریں، ہم اُن مُعاشرتی برائیوں اور اُن کے دنیاوی واُخروی نقصانات سے آگاہی حاصل کریں، خوفِ خدا پیدا کریں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ بیدار کریں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اور سروَرِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات اور اُسوۂ حسنہ کی رَوشنی میں ایک مہذَّب اور صالح مُعاشرہ کی تشکیل میں اپنا کردار ادا کریں !!۔

یقین جانیے ! اگر ہم ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے، تو ایک مہذَّب اور منظّم اسلامی مُعاشرہ کی تشکیل میں حائل ہر رُکاوٹ خود بخود دُور ہوتی چلی جائے گی، جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارا یہ مُعاشرہ حسد وعناد، بُغض وکینہ، بداَندیشی وبدکاری، حق تلفی واِیذاء رَسانی، جور وستم وغیرہ جیسی تمام قباحتوں سے پاک وصاف ہوجائے گا، اس مُعاشرے کا ہر فرد محبت واُخوّت، اَمانت ودِیانت، خُلوص واِیثار، خیر اندیشی اور خیر خواہی کے رُوح پروَر اور ایمان افروز جذباتِ ذکیہ سے معطّر ہوجائے گا، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ !۔

دعا

اے اللہ ! ہمیں مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مرحمت فرما، ان کی سنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی سوچ عطا فرما، اور اسلامی وفلاحی مُعاشرے کی تشکیل میں ہمیں اپنا کردار ادا کرنے کا جذبہ عنایت فرما، آمین یا ربّ العالمین !

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.